بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ر

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

جلد ۴۶/۱۱ ‖ ۷ نبوت ۱۳۳۶ھش ۷ نومبر ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۲۶۳

- اخبار احمدیہ -

لاہور ۶ نومبر (بذریعہ فون) مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

کل رات اور دن سکون اور آرام سے گزرے۔ کسی وقت نفخ کی وجہ سے بائیں پہلو میں درد کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ لیکن سینک کرنے سے آرام آ جاتا ہے۔ عام حالت بہتر ہے۔ سینے کے ایکسرے کے نتیجہ سے معلوم ہوا ہے کہ پھیپھڑے کی بیرونی جھلی میں پانی کی مقدار کم ہے۔ اس لئے ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مزید پانی نہیں نکالا جائے گا۔ بلکہ موجودہ پانی کو خود اندر ہی خشک ہونے دیا جائے گا۔ چند روز سے نارمل کھانا کھانا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ انتڑیوں کی حالت تسلی بخش ہے۔ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ احباب خادم صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر احباب جماعت سے خطاب

سورۃ "والنازعات" کی ابتدائی آیات کی نہایت لطیف تفسیر

تحریک جدید کے نئے سال کیلئے جماعت سے قربانیوں کا مطالبہ

اللہ تعالیٰ چاروں طرف اسلام کی اشاعت کے رستے کھول رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری جماعت قربانیوں کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھاتی چلی جائے

فرمودہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء — بمقام ربوہ

(یہ تقریر میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ

اس کے بعد فرمایا:

یہ آیات

جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ہم اب تک ان کے صرف ایک ہی مفہوم پر زور دیتے رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے اندر بعض اور مضامین بھی پائے جاتے ہیں۔ گزشتہ مفسرین تو ان آیات کے یہ معنے کرتے رہے ہیں کہ اس جگہ فرشتوں کا ذکر ہے۔ کیونکہ فرشتہ کے لئے مؤنث کا صیغہ استعمال کرتے ہیں اور یہاں چونکہ سارے صیغے مؤنث کے استعمال کئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں فرشتوں کا ذکر ہے۔ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ آیات فرشتوں پر چسپاں ہی نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے کہ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ان میں ہے ہی نہیں۔

غرقاً کے معنے

اگر جسمانی غرق کے سمجھیں تو فرشتے کون سے تالاب میں غوطہ مارا کرتے ہیں اور اگر اس کے معنے روحانی سمجھیں تو غرقاً کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ علوم میں محو ہو کر نئے نئے نکتے نکالتے ہیں۔ اور فرشتوں کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں جن باتوں کا علم دیا جانا ضروری تھا۔ اس کا انہیں شروع سے علم دے دیا گیا ہے۔ اور جنہیں شروع سے علم دے دیا گیا ہو۔ انہوں نے محو کیا ہونا ہے۔ انہیں تو محو ہونے کے بغیر ہی علم مل چکا ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ میں

خود فرشتے کہتے ہیں

کہ ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں سکھایا ہے۔ اور جو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا انہیں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے۔ انہیں فقہ اور دوسرے مسائل اور علوم میں غرق ہو کر نئے نئے نکتے نکالنے کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں تو خود خدا تعالیٰ نے سب کچھ سکھا دیا ہے۔ پس یہ آیات فرشتوں پر صادق آ ہی نہیں سکتیں۔ ہمارے نزدیک اس جگہ صحابہؓ کی جماعت کا ذکر ہے۔ اور چونکہ جماعت کے لئے بھی مؤنث کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا کے معنے یہ ہوئے کہ ہم شہادت کے طور پر صحابہ کی ان جماعتوں کو پیش کرتے ہیں۔ جو اسلام کی تعلیم میں محو ہو کر وہ وہ مسائل نکالتی ہیں۔ جو اسلام کی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیتے ہیں۔ مگر چند دن ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا ہے کہ

ان آیات کے تیسرے معنی

یہ ہیں کہ ہم ان عورتوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا کی مصداق ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم پر غور کر کے اس سے نئے نئے نکتے نکالتی ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم میں انہماک پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے کہ اسلام نے ان پر رحم کیا ہے اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں عورتوں کے حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ عورت کے ماں ہونے کے لحاظ سے کیا حقوق ہیں۔ بیٹی ہونے کے لحاظ سے کیا حقوق ہیں بیوی ہونے کے لحاظ سے کیا حقوق ہیں۔ نوکر ہیں اس کے کیا حقوق ہیں۔ اور اس طرح تمدنی زندگی میں اس کے کیا حقوق ہیں۔ اتفاق سے احمدیت میں شامل ہو کر عورتیں جس قدر قربانی اور ایثار سے کام لے رہی ہیں

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

اس کی مثال اور کسی قوم میں نہیں ملتی۔ چنانچہ دیکھ لو۔ مسجد ہیگ (ہالینڈ) صرف عورتوں نے بنائی ہے۔ اگرچہ ہیمبرگ (جرمنی) کی مسجد مردوں نے اپنے روپیہ سے بنائی ہے۔ مگر اس کا پورا چندہ ابھی تک وہ ادا نہیں کر سکے۔ لیکن ہیگ کی مسجد کا تمام چندہ عورتیں ادا کر چکی ہیں۔ صرف اس کا تھوڑا سا حصہ باقی ہے۔

یہ قربانی صرف احمدی عورتوں میں پائی جاتی ہے

مسلمانوں کا اور کوئی فرقہ نہیں جس کی عورتیں اس طرح اشاعت اسلام کا کام کر رہی ہوں۔ اہلحدیث کو لے لو۔ حنفیوں کو لے لو۔ حنبلیوں کو لے لو۔ مالکیوں کو لے لو۔ ان میں کہیں ایسی عورتیں نظر نہیں آئیں۔ جو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالکر اور اسلام کی محبت میں غرق ہو کر اس کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہی ہوں۔ صرف احمدیوں میں ہی یہ بات نظر آتی ہے۔ کہ ان کی عورتیں غیر ملکوں میں تبلیغ کے لئے چندے دیتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو اتنی غریب عورتیں چندہ دیتی ہیں کہ ہمیں لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

مجھے یاد ہے

پچھلے سال میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سنار لڑکا جو چنیوٹ میں رہتا ہے آیا۔ اور اس نے سونے کے کڑے میرے ہاتھ میں لاکر رکھ دیئے اور کہا کہ میری ماں کہتی ہے کہ یہ کڑے میں نے کسی خاص مقصد کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ اب میں چاہتی ہوں کہ آپ انہیں بیچکر کسی دینی کام میں لگا لیں۔ چنانچہ میں نے انہیں بیچ کر رقم مسجد ہیگ میں دے دی۔ میرا خیال ہے کہ وہ ۴۔۵ سو کے ہوں گے۔ یہ چیز ہے جو صرف احمدی عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی مثال نہ حنفیوں میں پائی جاتی ہے۔ نہ مالکیوں میں پائی جاتی ہے نہ حنبلیوں میں پائی جاتی ہے۔ نہ شافعیوں میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح

روحانی فرقوں کو لے لو

تو نہ چشتیوں میں پائی جاتی ہے۔ نہ سہروردیوں میں پائی جاتی ہے اور نہ قادریوں میں پائی جاتی ہے صرف احمدیوں میں پائی جاتی ہے غرض روحانی فرقوں کے لحاظ سے بھی احمدی عورتیں تمام روحانی فرقوں کی عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں۔ اور دوسرے فرقوں کے لحاظ سے بھی جو فقہی اختلاف کی وجہ سے قائم ہوئے ہیں۔ احمدی عورتیں سب سے مقدم ہیں۔ ہاں اگر غیروں کو لیا جائے۔ تو ہم ان کے مقابلے میں ابھی کمزور ہیں۔ عیسائیوں کی عورتوں نے عیسائیت کی خاطر بہت زیادہ قربانی کی ہے۔ بے شک ہماری عورتوں نے بھی قربانی کی ہے۔ اور وہ تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ مگر قربانی کے لحاظ سے ابھی وہ ان سے کم ہیں مثلاً چین میں ایک دفعہ

عیسائیوں کے خلاف بغاوت

ہنی ڈہال ان دنوں ایک عورت تبلیغ کا کام کر رہی تھی۔ چینیوں نے حملہ کر کے اس عورت کو مار ڈالا۔ اور اس کے گوشت کے کباب کھائے جب یہ خبر انگلستان پہنچی تو انگلستان میں اعلان کیا گیا کہ چین میں ہماری ایک عورت مبلغ تھی چینیوں نے اسے مار دیا ہے۔ اور اس کے گوشت کے کباب بنا کر کھائے ہیں ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس کی جگہ کام کرنے کے لئے کوئی اور عورت اپنا نام پیش کرے شام تک ۲۰ ہزار عورتوں کی طرف سے تار آ گئے۔ کہ ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں وہاں بھجوا دیا جائے۔ یہ نمونہ تو ہم میں ابھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ ہمیں شرم آتی ہے۔ کہ اس کام میں عیسائی ہم پر فوقیت رکھتے ہیں۔ شاید اس لئے کہ ان کو انیس سو سال ہو گئے ہیں۔ اور ہمیں ابھی اتنے سال نہیں ہوئے۔ مگر بہرحال جوانی میں

زیادہ جوش ہونا چاہیئے

ہم امید کرتے ہیں کہ عنقریب ہماری عورتیں ان سے بھی زیادہ جوش دکھلائیں گی۔ بعض مثالیں بے شک ہماری جماعت میں اچھی ملتی ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ ایک غیر ملکی طالب علم یہاں آیا۔ اس نے کہا کہ میری شادی یہاں کرا دیں۔ میں نے کسی خطبہ یا مجلس

میں ذکر کیا کہ اس طرح ایک غیر ملکی کی خواہش ہے۔ تو ایک لڑکی آئی اور اس نے کہا۔ کہ میں تیار ہوں۔ آپ میرا نکاح اس غیر ملکی سے کر دیں۔ اس کے بعد اس کی بہن آئی۔ اور میری بیوی سے کہنے لگی۔ کہ میری بہن تو منہ پھٹ ہے وہ خود آ کر کہہ گئی ہے۔ لیکن میں نے ابھی تک اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ حالانکہ میں تین چار سال سے اس بات کے لئے تیار رہی ہوں۔ کہ میری کسی غیر ملکی سے شادی کر کے مجھے باہر بھیجدیا جائے۔ آخر ان میں سے ایک بہن کی اس سے شادی ہو گئی۔ اور اب وہ وہاں ہے۔ ابھی کل ہی اس کے ہاں لڑکی پیدا ہونے کی خبر چھپی ہے۔ صالح الشیبی

ہمارے ایک غیر ملکی احمدی نوجوان ہیں

پچھلے سال ان سے اس کی شادی ہوئی اور اب ان کے ہاں وہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ تو اس قسم کی مثالیں تو احمدیوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن یہ زیادہ شاندار مثال ہے کہ ایک عورت ماری گئی۔ اور اس کے کباب کھا لئے گئے اور جب اخباروں میں اعلان کیا گیا۔ کہ اس کی جگہ لینے کے لئے اور عورتیں اپنے آپ کو پیش کریں تو شام تک ۲۰ ہزار عورتوں کی تاریں آ گئیں کہ ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔ بہرحال اس سے ملتی جلتی بعض کمزور مثالیں تو ہم میں پائی جاتی ہیں لیکن زیادہ

شاندار اور اچھی مثالیں

ان میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح ہمارا ایک مبلغ افریقہ گیا تھا واپس آ کر ایک لڑکی سے اس نے شادی کرنی چاہی۔ اس کی پہلے ایک شادی ویسٹ افریقہ میں ہو چکی تھی۔ اب ایک غیر ملکی مبلغ سے شادی کرنا جبکہ اس کی ایک بیوی پہلے موجود ہو اور جبکہ ملک میں اتنا رواج ہو کہ لوگ ڈیڑھ ڈیڑھ سو بیویاں کرتے ہوں بڑی قربانی چاہتا ہے۔ مگر وہ لڑکی راضی ہو گئی چنانچہ اب وہ افریقہ پہنچ چکی ہے۔ اس نے بڑی محبت سے اپنی سوکن کے بچوں کو پال پالا۔ وہ مبلغ افریقہ سے یہاں آیا تھا۔ اور اپنی ایک پہلی بیوی کو بھی یہاں لایا تھا۔ اور دو بچے بھی ساتھ تھے۔ وہ لڑکی اپنے خاوند کی پہلی بیوی کا بھی خیال رکھتی رہی اس کے بچوں کا بھی خیال رکھتی رہی گو ان میں سے ایک بچہ بعد میں بھاگ گیا

بھتیجے کی بیوی کے ساتھ مل کر انگلستان کے رستہ سے اپنے خاوند کے پاس پہنچ گئی ہے۔ تو

اس قسم کی مثالیں

تو ہم میں موجود ہیں۔ مگر اس شان کی نہیں جس شان کی عیسائیوں میں پائی جاتی ہیں۔ مجھے چاہیئے تھا کہ میں عورتوں کے جلسہ میں یہ تقریر کرتا مگر اتفاقاً مردوں کا جلسہ آ گیا۔ اس لئے میں مردوں کے جلسہ میں یہ تقریر کرتے ہوئے انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنی عورتوں کو سمجھائیں اور انہیں کہو کہ تم کو بھی عیسائی عورتوں کی طرح قربانی پیش کرنی چاہیئے۔ جیسے کہ میں نے مثال دی ہے۔ کہ ایک عورت کو مار دیا گیا۔ اور اس کے گوشت کے کباب بنا کر کھائے گئے۔ مگر اس کے قائمقام کے لئے اعلان کیا گیا۔ تو شام تک بیس ہزار عورتوں نے اپنا نام پیش کر دیا۔ کہ وہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو سمجھائیں۔ کہ تم بھی اپنے اندر اسی قسم کا اخلاص اور ایمان پیدا کرو۔

کل بیماری کی وجہ سے مجھ سے ایک غلطی ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ مجھے کل کے خطبہ جمعہ میں

تحریکات جدید کے نئے سال کی مالی قربانیوں کا اعلان

کرنا چاہیئے تھا۔ مگر اس کا اعلان کرنا بھول گیا۔ سو آج میں نئے سال کے چندہ تحریک جدید کا اعلان کرتا ہوں۔ اور دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ غیر ممالک میں اسلام کی اشاعت کا واحد ذریعہ ہمارے پاس تحریک جدید ہی ہے۔ میں نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ آگے آئیں۔ اور اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور اپنے آپ کو دینی تعلیم حاصل کر کے اس قابل بنائیں! کہ انہیں غیر ملکوں میں بھیجا جا سکے اور جماعت کو میں تحریک کرتا ہوں کہ اگر ہمارے مبلغ بڑھتے گئے۔ اور مسجدیں بڑھتی گئیں۔ تو ہمارا خرچ بھی بڑھتا چلا جائے گا ایک مسجد پر دو لاکھ روپیہ خرچ آتا ہے۔ اور

میری سکیم ۵۰ ہزار مسجد بنانے کی ہے

22

گویا ایک کروڑ روپیہ کی صرف غیر ملکی مساجد کے لئے ضرورت ہے۔ تم یہ نہ سمجھو۔ کہ ہماری جماعت غریب ہے میں نے ایک رؤیا دیکھی ہے۔ جس سے خدا تعالےٰ نے مجھے تسلی دلائی ہے کہ یہ غربت عارضی ہے۔ اور ایسے سامان پیدا ہونے والے ہیں کہ جن کے نتیجہ میں جماعت کو خدا تعالےٰ بہت کچھ مال دے گا۔

میں نے خواب میں دیکھا

کہ زمینداروں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے وہ زمیندار ایسے ہیں جو مربعوں کے مالک ہیں۔

وہ راجہ علی محمد صاحب کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے مصافحہ کیا۔ اور پھر ایک طرف چلے گئے۔ میں ان کو دیکھ کر کہتا ہوں۔ کہ اب خدا تعالےٰ چاہے گا۔ تو یہ ۷۰ ہزار ہو جائیں گے۔ اور ان میں سے ہر شخص سال میں ایک ایک سو روپیہ بھی مساجد کے لئے دے تو ۷۰ لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ اور ۷۰ لاکھ سے بیس مساجد بن سکتی ہیں۔ اس رویا سے میں نے سمجھ لیا۔ کہ اب خدا تعالےٰ اپنے فضل سے زمینداروں میں ہماری جماعت پھیلانا چاہتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے زمیندار ہیں جو کم سے کم ایک سو روپیہ سالانہ مساجد کے لئے دے سکیں۔ مثلاً ہمارے ۱۰ مربعوں کے ٹھیکوں کی آمد تین تین چار چار ہزار روپیہ ہے اور زمینداروں کا خرچ بہت کم ہوتا ہے۔ اگر وہ خود کام کریں۔ تو تین چار ہزار کی بجائے وہ چھ سات ہزار روپیہ کما سکتے ہیں۔ اور اس میں سے ایک سو روپیہ مساجد کے لئے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ چنانچہ

میں خواب میں کہتا ہوں

کہ اب یہ لوگ ساٹھ ہزار ہو جائیں گے اور اگر ایک ایک سو روپیہ بھی یہ لوگ مساجد کے لئے دیں۔ تو ۶۰ لاکھ ہو جائے گا۔ اس کے بعد یکدم وہ آدمی تو میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ لیکن جانوروں کا ایک جھنڈ اڑتا ہوا میرے سر پر سے گذرا۔ وہ جانور موسمی معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے مرغابیاں ہوتی ہیں۔ یہ جانور ایک خاص ترتیب کے ساتھ چلتے ہیں۔ میری نظر ان جانوروں پر پڑی۔ اور میں نے کہا۔ اللہ تعالےٰ بھی کیسی قدرتوں والا ہے اس نے ایسے جانور پیدا کئے ہیں کہ وہ ہیں تو انسانوں سے ادنےٰ مگر ان کی تنظیم انسانوں سے اعلےٰ ہے۔ اگر کوئی ایسا ذریعہ نکلے۔ کہ ہم انسانوں میں بھی ان

مرغابیوں والی تنظیم

پیدا کر سکیں۔ تو دنیا کو فتح کرنا ہمارے لئے کتنا آسان ہو جائے۔ گویا اس خواب کے دو حصے تھے۔ پہلا حصہ زمینداروں والا تھا۔ اور دوسرا حصہ جانوروں والا ہے۔ وہ مرغابیاں ہیں۔ یا کوئی اور جانور ہیں میں نہیں جانتا۔ مگر ہیں فصلی جانور۔ وہ اس ترتیب سے اڑتے جا رہے ہیں کہ ایک آگے ہے۔ اور دوسرے پیچھے ہیں یہ بات عام طور پر مگھوں سرخابوں کونجوں اور مرغابیوں میں پائی جاتی ہے میں نے انہیں دیکھ کر کہا۔ کہ کیسا قادر

خدا ہے۔ کہ ہم تو آج پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن

یہ خصلت اور صفت

ان میں آدم علیہ السلام کے زمانہ سے پائی جاتی ہے۔ اور ابتداء سے اس نے جانوروں کے دماغ میں ایسا علم بھر دیا ہے کہ جس کے ماتحت وہ ہمیشہ ایک تنظیم کے ساتھ اڑتے ہیں۔ اگر انسانوں کے اندر بھی ہم یہ تنظیم پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو جماعت احمدیہ باوجود تھوڑے ہونے کے ساری دنیا پر غالب آ سکتی ہے اس وقت بھی ہماری تنظیم ہی ہے۔ جس کی وجہ سے گو ہماری جماعت بالکل غریب ہے مگر پھر بھی اس کا سالانہ چندہ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کو ملا کر پچھلے سال پچاس لاکھ کے قریب تھا۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ چندہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جائے گا۔ تھوڑے عرصہ میں ہی تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کا

سالانہ چندہ ۷۵ لاکھ روپیہ ہو جائیگا

میں تو اپنے ذہن میں یہ سوچا کرتا ہوں کہ اگر ہماری جماعت کا سالانہ چندہ تین کروڑ ہو جائے۔ تو ہم پاکستان کے گوشہ گوشہ میں اپنے مبلغ پھیلا سکتے ہیں۔ کیونکہ ۳ کروڑ سے ۲۵ لاکھ روپیہ ماہوار بنتا ہے اور ۲۵ لاکھ ماہوار روپیہ کے معنے یہ ہیں کہ اگر ہر مبلغ کی ماہوار تنخواہ ایک سو روپیہ بھی ہو۔ تو ہم ۲۵ ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ اور ۲۵ ہزار مبلغ پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ غرض آج میں تحریک جدید کے نئے سال کے لئے جماعت سے

مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہوں

اب الفضل اور تحریک جدید کے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اس اعلان کو بار بار پھیلائیں۔ اور اس کی اشاعت کریں ہر دوست کو چاہیئے کہ وہ کوشش کرے

کہ پچھلے سال اس نے جو کچھ چندہ دیا تھا اس سال اس سے کچھ نہ کچھ بڑھا کر دے پچھلے سالوں میں چونکہ چندے تھوڑے تھے۔ میں نے زیادہ سختی کی تھی اور کہا تھا کہ ہر شخص اپنے گذشتہ سال کے چندہ سے ڈیوڑھا دے۔ مگر اب میں اس قید کو ہٹاتا ہوں۔ کیونکہ لوگوں نے خود اپنی مرضی سے چندوں کو زیادہ کر دیا ہے۔

اب میں یہ کہتا ہوں

کہ کوئی شخص اپنے پچھلے سال کے چندہ سے کم نہ دے۔ اور اگر زیادہ دے سکے۔ مثلاً

دس فیصدی زیادہ دے سکے یا پندرہ فی صدی زیادہ دے سکے یا بیس فیصدی زیادہ دے سکے۔ تو یہ اس کی مرضی ہے اور اس کا یہ فعل اسے مزید ثواب کا مستحق بنا دے گا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان نوافل کے ذریعہ ہی

خدا تعالےٰ کا قرب

حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ نفل انسان اپنی مرضی سے ادا کرتا ہے اور فرض حکم کے ماتحت ادا کرتا ہے۔ ابھی ہماری شوریٰ کے آنے میں جب نئے سال کا بجٹ تیار ہوتا ہے پانچ ماہ باقی ہیں۔ پانچ ماہ تک یہ چندہ جمع کرتے چلے جائیں۔ اور اس کی تحریک دوستوں کو بار بار کریں۔ تاکہ پانچ ماہ کے بعد اس سال کا چندہ پچھلے سال کے چندہ سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے سارے یوروپ میں مساجد بنا سکیں۔ اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ میں بھی اپنے مبلغ بڑھا سکیں۔ یہی ذریعہ ہماری کامیابی کا ہے۔ اس وقت غیر فرقوں پر اگر ہمیں کوئی فضیلت حاصل ہے۔ تو یہی ہے کہ ہمارے مبلغ غیر ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے نہیں پائے جاتے۔ اس کا اتنا اثر ہے کہ پرسوں

مجھے کویت سے ایک جرمن کا خط ملا

اس نے لکھا ہے کہ میں دیر سے اسلام کی طرف مائل ہوں۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ میں اسلام کی تعلیم کہاں سے حاصل کروں۔ یہاں ایک موسیٰ نامی شخص ہیں۔ (موسیٰ کوئی غیر احمدی ہیں غالباً بمبئی کی طرف کے ہیں کیونکہ اس علاقہ میں ایسے نام رکھے جاتے ہیں) ان کو پتہ لگا کہ مجھے اسلام کی طرف رغبت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر تو اسلام سیکھنا چاہتا ہے۔ تو ربوہ چلا جا۔ اور

تو کہیں نہیں سیکھ سکتا۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ میرے لئے کوئی انتظام کریں۔ مجھ سے موسیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ خرچ میں دونگا۔ میں نے اسے لکھا ہے کہ خرچ کا سوال نہیں۔ ہمیں صرف یہ ضرورت ہے کہ تم اپنی طبیعت کو کم خرچ کرنے کی عادت ڈالو۔ کیونکہ وہی مبلغ کامیاب ہو سکتا ہے۔ جسے کم خرچ کرنے کی عادت ہو۔ مسٹر کنزے یہاں سے تعلیم حاصل کر کے گئے ہیں۔ اور اب وہ شکاگو (امریکہ) میں ہمارے مبلغ ہیں۔ ان کو ہم جو گذارہ دیتے تھے۔ تم بھی اگر آؤ۔ تو وہی وظیفہ ہم تمہیں

دے دیں گے۔ اپنے لڑکوں کو ہم چالیس روپے دیتے ہیں۔ اور دوسروں کو ساٹھ

اسی طریق کے مطابق

اگر تم گذارہ کر سکو۔ تو یہاں آ جاؤ۔ تعلیم حاصل کر کے چلے جانا اور اپنے ملک میں تبلیغ کرنا۔ ہمیں موسیٰ کے روپیہ کی ضرورت نہیں ہم خود تم کو وظیفہ دینے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر تم یہ کہو کہ میرا چھ ہزار روپیہ میں گذارہ ہوتا ہے۔ تو اس کی ہمیں توفیق نہیں کیونکہ ہم نے تو باہر سے کئی لوگوں کو بلوا کر انہیں تعلیم دلانی ہے۔ اگر ہم پچاس آدمی بھی منگوائیں اور چھ ہزار روپیہ ماہوار ہر ایک کا خرچ دیں۔ تو تین لاکھ روپیہ بن جاتا ہے۔ اور اس کی ہمیں توفیق نہیں۔ ابھی اس کا جواب تو نہیں آیا۔ لیکن اگر وہ یہاں آ گیا۔ اور پھر

جرمن سے بھی ایک پادری آ رہا ہے

تو یہ دو ہو جائیں گے۔ پھر ایک اور نوجوان آسٹریلیا کا ہے۔ اسے کچھ عربی بھی آتی ہے۔ وہ بچپن میں ٹیونس چلا گیا تھا۔ اور مدت تک وہیں رہا۔ کوئی پندرہ بیس سال وہاں رہ کر آسٹریلیا واپس آیا ہے۔ اس نے بھی لکھا ہے کہ میں اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ بھی آ گیا۔ تو تین بن جائیں گے پھر ایک شخص فلپائن سے آ رہا ہے۔ وہاں کی گورنمنٹ اس کے رستہ میں روکیں ڈال رہی ہے۔ اس لئے وہ ابھی تک نہیں آ سکا لیکن اگر وہ آ گیا۔ تو چار ہو جائیں گے۔

نیویارک سے اطلاع آئی ہے

کہ ایک حبشی جو پہلے پادری تھا۔ وہ بھی آنا چاہتا ہے اگر وہ آ گیا۔ تو پانچ ہو جائیں گے غرض اس وقت تک ہمارے پاس قریباً دس ملک کے لوگوں کی درخواستیں پڑی ہوئی ہیں۔ جو ہم یہاں آنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اب تو ہندوستان بھی غیر ملک ہی ہے۔ بھارت سے بھی درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے ایک سکھ کی چٹھی آئی تھی۔ کہ میں دین سیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کا انتظام کر دیں

غرض اللہ تعالیٰ دنیا میں چاروں طرف اسلام کی اشاعت کے لئے رستے کھول رہا ہے

ضرورت اس بات کی ہے

کہ ہماری جماعت قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے ہی آگے اپنا قدم بڑھاتی چلی جائے تاکہ ہر جگہ اسلام کو کامیابی کے ساتھ پھیلایا جا سکے۔ بے شک دنیا ہماری مخالف ہے مگر کامیابی الٰہی سلسلہ کے لئے ہی مقدر ہوتی ہے۔ مخالفانہ تدبیریں سب خاک میں مل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر دنیا میں غالب آکر رہتی ہے۔ قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین کہ انسانوں نے بھی اسلام کو شکست دینے کی بڑی تدبیریں کیں اور ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے بھی اسلام کو فتح دینے کی تدبیریں کیں۔ لیکن واللہ خیر الماکرین اللہ تعالیٰ کو بڑی تدبیریں کرنی آتی ہیں اور آخر اللہ تعالیٰ کی تدبیریں ہی جیتتی ہیں۔ دیکھ لو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دشمن نے کتنی تدابیر کیں۔ لیکن

بالآخر اسلام فاتح ہوا

مکہ فتح ہو گیا۔ سارا عرب فتح ہو گیا اور کفار کی تدابیر کسی کام نہ آئیں۔ کیونکہ وہ انسانی تدبیریں تھیں۔ بے شک کفار نے مسلمانوں پر بیسیوں حملے کئے۔ مدینہ کے دائیں بھی اور اس کے بائیں بھی۔ خود مدینہ پر بھی اور ان مسلمانوں پر بھی جو مدینہ کے رستہ میں آباد ہو گئے تھے۔ مگر کفار کی ساری کوششیں بیکار ہو گئیں اور آخر حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں کسریٰ اور قیصر دونوں کی حکومتیں ٹوٹ کر چور چور ہو گئیں۔ پھر ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں اسلامی جرنیل طارق نے سپین کو فتح کیا اور یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے زیادہ دور کی بات نہیں۔ بلکہ اس وقت ابھی بعض صحابہ زندہ موجود تھے۔ پھر معاویہ بن یزید کے ایک لڑکے عبد الرحمٰن نے دمشق سے جا کر اندلس میں اموی سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اس کے بعد گیارہ سو سال تک مسلمان اندلس پر حکمران رہے۔ تو جس خدا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نشان دکھائے تھے

وہ خدا ہمارے زمانے میں بھی موجود ہے

نہ بڈھا نہیں ہو گیا وہ ویسا ہی جوان اور طاقتور ہے جیسے پہلے تھا صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے اندر ایمان ہو ہم نے بھی سپین کو نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ دوسری جنگ عظیم سے بعد ہم نے اپنے مبلغ کرم الٰہی ظفر کو سپین بھجوا دیا تھا۔ میرے بچے طاہر اور محمود جو ولایت گئے ہوئے تھے واپس آتے ہوئے سپین بھی گئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ سپین کے نو مسلم بہت زیادہ مخلص ہیں۔ وہ خوب سوچ سمجھ کر اسلام قبول کرتے ہیں اور پھر اس پر اپنی جانیں فدا کرتے ہیں۔ مجھے بھی اس کا ایک نمونہ لنڈن میں نظر آیا تھا ۱۹۵۵ء سے قبل کا

ایک سپینش نو مسلم ڈاکٹر

لنڈن کے قیام کے دوران میں مجھے ملا۔ وہ اس وقت لنڈن سے سو میل کے فاصلہ پر کسی جگہ پریکٹس کرتا ہے۔ اس نے جب سنا کہ میں لنڈن میں آیا ہوں تو وہ مجھے وہاں ملنے کے لئے آیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ کرم الٰہی ظفر نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے کہ اس نے ہمیں اسلام جیسی نعمت دی پھر میں نے وہاں چھوٹے درجہ کی ڈاکٹری پاس کی تھی۔ اس نے مجھے تحریک کی کہ میں لنڈن چلا جاؤں اور وہاں اپنی تعلیم کو مکمل کروں چنانچہ میں اس کی تحریک کے مطابق لنڈن آگیا۔ یہاں آکر میں نے اپنی تعلیم کی تکمیل کی اور اب خدا کے فضل سے میری پریکٹس بڑی اچھی ہے۔ میں لنڈن سے سو میل کے فاصلہ پر کام کرتا ہوں۔ اس لئے میں روزانہ لنڈن نہیں آسکتا۔ اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ

ان لوگوں میں اخلاص پایا جاتا ہے

اور وہ قربانی کرنے والے ہیں۔ میرا تو یہ ارادہ تھا کہ کرم الٰہی ظفر کو روم بھجوا دیا جائے۔ اب بچوں کی شہادت کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ کرم الٰہی ظفر کو سپین میں ہی رہنے دیں اور روم میں کسی اور مبلغ کو بھجوا دیں۔ پہلے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی یہ تجویز تھی کہ مبلغ ایسا ہو جو روم کی زبان کو خوب سمجھتے ہیں اگر کرم الٰہی ظفر مرکز پر بوجھ ہوں تو انہیں روم بھجوا دیا جائے وہ وہاں جا کر بھی سپین والوں کو تبلیغ کر سکیں گے لیکن اب چونکہ پتہ لگا ہے کہ سپین والے نو مسلم بڑے مخلص اور ترقی کرنے والے ہیں اس لئے

اب یہی ارادہ ہے

کہ کرم الٰہی ظفر کو وہیں رہنے دیں۔ اور روم میں کسی اور مبلغ کو بھجوا دیا جائے صرف اخراجات میں تخفیف کر دی جائے لیکن ہم پہلے بھی اپنے مبلغوں کو بہت کم خرچ دیتے ہیں۔ چنانچہ ملایا سے مجھے ایک غیر احمدی دوست نے ایک دفعہ خط لکھا کہ آپ اپنے مبلغوں کو اتنا خرچ تو دیں کہ جس سے وہ شریفانہ طور پر کھانا کھا سکیں اور اچھا لباس پہن سکیں بعد میں وہ مجھے کوئٹہ میں ملا۔ تو اس نے کہا کیا آپ کو میرا خط مل گیا تھا۔ میں نے کہا مل گیا تھا۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے میرے اس خط پر عمل بھی کیا ہے؟ میں نے کہا ہم غریب لوگ ہیں ہم اس پر کیا عمل کریں۔ اس نے کہا میں نے ملایا سے خط تو لکھ دیا تھا۔ لیکن میں نے نیت کر لی تھی کہ جب واپس جاؤں گا تو ذاتی طور پر بھی آپ سے ملوں گا اور زبانی عرض کروں گا کہ

آپ کے مبلغ بڑی جانفشانی سے کام کر رہے ہیں

لیکن آپ انہیں کھانے پینے اور رہائش کے لئے اتنے اخراجات تو دیں جن سے وہ شریفانہ طور پر گذارہ کر سکیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ فقیروں کی طرح رہتے ہیں۔ ان کے کپڑے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ معمولی تنوروں سے روٹی لے کر کھاتے ہیں۔ جس کا دیکھنے والوں پر اچھا اثر نہیں ہوتا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کے باوجود ہمیں روم اور سپین میں اخراجات پر کنٹرول کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر اس سال تحریک جدید کا چندہ بڑھ جائے تو ہو سکتا ہے کہ بعد میں ہم مبلغوں کے [illegible] کو بڑھا دیں تاکہ وہ زیادہ عمدگی کے ساتھ کام کر سکیں۔

اب میں تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ اور دعا کر دیتا ہوں۔ دعا کے بعد میں چلا جاؤں گا تاکہ دوسرا پروگرام شروع کیا جا سکے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست

اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں

اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولادوں کو بھی اس کی نصیحت کرتے رہیں چاہے وہ چندہ دو آنے ہی کیوں نہ ہو یا ایک آنہ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر بہرحال انہیں بتا دیا کریں کہ ہم نے تمہاری طرف سے بھی تحریک جدید کا چندہ لکھوا دیا ہے اب تم بھی اس تحریک کے ایک مجاہد ہو۔

اس موقعہ پر ایک دوست کے سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ:-

پانچ روپیہ چندہ کی شرط

تو اس شخص کے لئے ہے جو منفرد ہو جس کا کوئی بچہ نہیں۔ وہ اگر پانچ روپے سے کم دے تو ہم نہیں لیں گے۔ لیکن اگر اپنے چندہ کے ساتھ بچوں کی طرف سے بھی کچھ چندہ لکھوا دیا جائے تو چاہے وہ کتنا ہی تھوڑا ہو ہم اسے منظور کریں گے۔

(تقریر چالیس منٹ تک جاری رہی)

ولادت

میڈرڈ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مبلغ سپین مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کو گذشتہ ماہ ایک اور بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اور اسے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے

آمین

مجلس افتاء کے اجلاس کی روئداد

مورخہ ۲۰/۱۰/۵۷ کو مجلس افتاء کا اجلاس کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہوا۔ مجلس کے اٹھارہ ارکان میں سے مندرجہ ذیل چودہ ارکان نے شرکت فرمائی۔

(۱) محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہیڈ لائل کورٹ (۲) محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ (۳) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ (۴) محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس (۵) محترم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری (۶) محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری (۷) محترم مولوی تاج الدین صاحب فاضل ناظم دار القضاء (۸) محترم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب فاضل (۹) محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل فاضل (۱۰) محترم مولوی خورشید احمد صاحب شاد فاضل (۱۱) محترم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل (۱۲) محترم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب فاضل (۱۳) محترم حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ناظم دار الافتاء نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ تصدیق رپورٹ کے بعد دفتر افتاء کی سالانہ کارگزاری کی رپورٹ پیش کی گئی۔ بعد ازاں روپیہ کے لین دین کے متعلق شرعی احکام کے بارہ میں غور کرنے کے لئے مجلس کے گذشتہ اجلاس میں جو سب کمیٹی مقرر کی گئی اس کی رپورٹ پیش ہوئی۔ بحث و مباحثہ کے بعد مندرجہ ذیل فیصلے ہوئے۔

۱۔ جماعت کے وکلاء اور علماء پر مشتمل دو علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں بنائی جائیں جو معاشرہ کے موجودہ تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی احکام کی وسعتوں پر غور کریں۔ اور اُن اصولوں کے متعلق جلد سے جلد اپنی مفصل رپورٹ مجلس کے سامنے پیش کریں جو اسلامی قوانین کی بنیاد ہیں۔ اور جن پر چل کر معاشرہ کی موجودہ مشکلات کو اسلامی نظریہ کے مطابق حل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل احباب کمیٹیوں کے ممبر منتخب ہوئے۔

(۱) مجلس وکلاء (۱) محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ (۲) محترم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور (۳) مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ (۴) مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ (۵) مکرم چوہدری غلام مرتضٰے صاحب وکیل القانون۔ اس کمیٹی کے صدر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور کنوینر مکرم چوہدری غلام مرتضٰے صاحب ہوں گے۔

۲۔ مجلس علماء (۱) مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس (۲) مکرم مولوی ابو العطاء صاحب (۳) مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل (۴) مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (۵) مکرم قاضی محمد نذیر صاحب۔ اس مجلس کے کنوینر ملک سیف الرحمان صاحب ہوں گے۔

۳۔ روپیہ کے لین دین کی جائز یا ناجائز صورتوں کا بنیادی دار و مدار چونکہ مسئلہ ربوٰا کی وضاحت پر ہے۔ اس لئے سب کمیٹی کی پیش کردہ رپورٹ کے پیش نظر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب (۱) مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مکرم مولوی محمد احمد جلیل ربوٰا کے متعلق اپنی تحقیق کو مقالوں کی صورت میں مرتب کریں یہ مقالہ جات تین ہفتہ کے اندر اندر ناظم دار الافتاء کو بھجوا دئے جائیں۔ جو ایک ہفتہ کے اندر ان کی نقول مجلس کے جملہ اراکین کو بھجوا دیں گے۔ اس کے بعد مجلس کا اجلاس بلایا جائے تا کہ بعد غور و فکر۔ پوری بصیرت اور مستند حوالوں کے ساتھ اراکین اپنی رائے پیش کر سکیں اس کے بعد دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ اَللّٰهُمَّ آمِین

(ناظم افتاء)

ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۵۷ء کے شائع شدہ فیصلہ دربارہ ممبران مجلس انتخاب خلافت احمدیہ بذریعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء کے شق ث کے بموجب کہ "تمام زندہ صحابہ کو بھی انتخاب خلافت میں رائے دینے کا حق ہوگا۔ اس غرض کے لئے صحابی وہ ہوگا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہو۔ اور حضور کی باتیں سنی ہوں۔ اور ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت اس کی عمر کم از کم ۱۲ سال کی ہو"

اس شق کے مطابق جن صحابہ کرام کا علم ریکارڈ کی رو سے ہو سکا۔ انکو مطبوعہ فارم جلد از جلد مکمل کر کے بھجوانے کے لئے بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے ہیں۔ اس لئے جو احباب اس شق کی شرائط کے مطابق صحابی ہوں۔ اور ان کو یہ فارم نہ ملا ہو۔ وہ بذریعہ ڈاک مطلع فرما کر جلد از جلد دفتر ھذا سے فارم منگوا لیں۔ اور اسے پُر کر کے پرائیویٹ سیکرٹری کے نام بھجوا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ مسعود احمد صاحب رشید ریٹائرڈ ایس ای کینال قریباً ڈیڑھ ماہ سے البرٹ وکٹر وارڈ کمرہ ۱۴ میو ہسپتال لاہور میں بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ اور ڈاکٹر پیر زادہ صاحب کے زیر علاج ہیں۔ ایک دو دنوں سے بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (خاکسار شیخ جمیل احمد رشید (جمیل جی برادرز) ملتان چھاؤنی

ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۲۷/۱۰/۵۷ کو بعد نماز مغرب ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے طلباء کی طرف سے جامعہ کے سابق پرنسپل محترم قاضی محمد نذیر صاحب اور دیگر اساتذہ کرام مولانا ظفر محمد صاحب ظفر۔ شیخ عبد الواحد صاحب اور مولانا تاج الدین صاحب کے ریٹائر ہونے پر ان کے اعزاز میں الوداعی عشائیہ دیا گیا۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے کارروائی کا آغاز حافظ بشیر احمد صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ بعدہ محمد سلیم صاحب اختر نے خوش الحانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نظم سنائی عبد الہادی ناصر سیکرٹری ہوسٹل جامعہ احمدیہ نے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس کے جواب میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے شکریہ ادا کیا اور طلباء کو مفید نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا کہ آپ پر بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ آپ کو اپنے اوقات اخلاق اور اپنی عادات کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے۔ تو اچھی عادات اس میں راسخ ہو جاتی ہیں۔ اور جس میں بری عادات ہوں اُس میں بری عادات راسخ ہو جاتی ہیں اگر اچھی عادتیں اس میں جوانی کی زندگی میں پیدا ہو جائیں تو اُس کی بقیہ زندگی اچھی گذرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں۔

مولانا ظفر محمد صاحب ظفر نے بھی طلباء کا

۴:۔ شکریہ ادا کیا۔ اور آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ آپ نے اس گمراہ دنیا کا مصلح بننا ہے اس لئے آپ کو طالب علمی میں اپنے مقام کے مطابق

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ نبی سرروڈ کا کامیاب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۵/۱۰ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء سوا آٹھ بجے زیر صدارت مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نبی سرروڈ کے شہر کے چوک میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو کہ مکرم حافظ عبدالواحد صاحب نے کی۔ بعدہ ایک نعت عزیزم عبدالمنان نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ صاحب صدر نے مختصراً جلسہ کی غرض وغایت بیان کیں اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور آپ کے دشمنوں سے سلوک اور اللہ تعالےٰ سے آپ کا تعلق پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔

علاوہ احمدی احباب کے غیر از جماعت دوست بھی جلسہ میں شریک تھے۔ آخر میں صدر صاحب نے دوستوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

(خاکسار محمد رفیع خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ نبی سرروڈ)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کے موجودہ پتہ جات کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر موصی خود اس اعلان کو پڑھیں یا کوئی دوست ان کے موجودہ پتہ جات سے علم رکھتے ہوں۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ وصیت کے بارہ ان سے ضروری کام ہے۔

نمبر وصیت	نام موصی	ولدیت	سابقہ پتہ
۱۲۱۰۳	زبیدہ بیگم صاحبہ	خواجہ شمس الدین صاحب	چنیوٹ ضلع جھنگ
۱۲۱۱۵	احسان اللہ صاحب	ضیاء اللہ صاحب	گجرات
۱۲۱۳۹	زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ	رشید احمد صاحب	لاہور
۱۲۲۲۷	صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب ولد	محمد عثمان صاحب	اہرانہ خورد ضلع [illegible]
۱۲۲۳۰	علی محمد صاحب	چوہدری امام دین صاحب	علیو گیگا ضلع سیالکوٹ
۱۲۳۱۳	محمد شریف صاحب	چوہدری نور محمد صاحب	چک ۹۷/۷ بیدالوالہ ضلع لائلپور
۱۲۳۲۰	عبدالحلیم صاحب	عبدالسمیع صاحب	محلہ رزم پورہ پشاور
۱۲۳۳۹	محمد اشرف خان صاحب	چوہدری غلام حسین صاحب	بھوئر ضلع جہلم

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی (انڈیا) کو مورخہ ۲۴/۱۰/۵۷ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بچی کو خادمہ دین بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ بچی کی والدہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمجید خان دفتر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

"جماعت احمدیہ چک ۱۱۷/ج.ب ضلع سرگودھا کے امام مسجد مولوی احمد الدین صاحب جو نہایت مخلص احمدی اور موصی تھے۔ بعمر ۸۰ سال۔ دس یوم بعارضہ بخار بیمار رہ کر مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات بعد نماز فجر وفات پاکر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا فرمادیں۔

خاکسار حافظ سید بشیر احمد ہمدانی چک ۱۱۷/ج.ب ضلع سرگودھا

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

میاں فیروز الدین صاحب مرحوم

بابو فضل الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ (ریٹائرڈ) کے والد مرحوم حضرت میاں فیروز الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ فروری ۱۹۵۲ء میں فوت ہوئے تھے اور ان کو سیالکوٹ امانتاً دفن کیا گیا تھا۔ اب مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات ان کی نعش کو ربوہ لایا گیا۔ اور بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ میاں فیروز الدین صاحب نے ۱۸۹۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور ۱۸۹۶ء میں قادیان جاکر حضرت مسیح موعود کی زیارت سے مشرف ہوئے مکرم میاں صاحب مرحوم بیان فرمایا کرتے تھے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر جہلم۔ گورداسپور میں حضور کے ساتھ رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ تشریف لائے تو میاں صاحب مذکور لاہور سے حضور کے ہمراہ آئے۔ اور الوداع کہنے کے لئے لاہور یا وزیر آباد تک گئے۔ میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ نے ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے دادا صاحب کو بھی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اب ان کی ساتویں پشت احمدیت میں ہے۔ احباب ان کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

جماعت احمدیہ سکھر کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ سکھر کا تربیتی جلسہ مورخہ ۲۶/۱۰ کو زیر صدارت صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولوی محمد عمر صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ تکمیل اشاعت کا ہے۔ جماعت کو تبلیغ و اشاعت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ آپ کے بعد پروفیسر شکیل احمد صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی آپ کے بعد مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ خیرپور ڈویژن نے جماعت کو بہت سے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور قرآن کریم کے اعجاز معنوی بیان فرمائے۔ بعد میں جناب صوفی صاحب نے مختصری صدارتی تقریر فرمائی۔ اور جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ (قریشی عبدالرحمٰن سکھر)

ایک نیا گاؤں انور آباد

جماعت احمدیہ کھنڈو ضلع لاڑکانہ کے احباب نے اپنی زمین میں کھنڈو سے الگ ایک نیا گاؤں آباد کیا ہے۔ اس گاؤں کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انور آباد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کے لئے یہ نیا گاؤں مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ)

رسید بک گمشدہ

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ رسید بک ۱۲۷۹ گم ہوگئی ہے۔ اسلئے جملہ خدام کو بذریعہ اعلان اطلاع دی جاتی ہے کہ کوئی خادم اس رسید بک پر کسی قسم کا کوئی چندہ ادا نہ کرے اور اگر کسی کو اس کا علم ہو۔ تو فوراً مرکز میں رپورٹ کرے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

شیخ فضل حق صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ چند دن سے دمہ کی بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد شفیع پریذیڈنٹ دارالرحمت وسطی ربوہ)

221

"میں جمہوری روایات قائم کرنے کیلئے مستعفی ہوا تھا"

منٹگمری میں مسٹر سہروردی کی تقریر۔ جلسہ میں جداگانہ انتخابات کے حق میں نعرے

منٹگمری ۵ نومبر:۔ سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل رات منٹگمری کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں ملک میں جمہوری روایات قائم کرنے کے لئے وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہوا تھا۔ آپ نے کہا کہ ملک کے عوام جمہوری اداروں کے خواہاں ہیں۔ اور وہ آمریت کبھی برداشت نہیں کریں گے۔

یونٹ کے بارے میں مسٹر سہروردی نے کہا۔ "یونٹ قائم رہنے کے لئے بنا تھا اور کوئی طاقت اسے ختم نہیں کر سکتی۔ مغربی پاکستان کے عوام یونٹ توڑنے کی کوشش کو ناکام بنانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں آپ نے مسلم لیگ اور ری پبلکن پارٹی پر کڑی نکتہ چینی کی کہ انہوں نے یونٹ ختم کرانے کے لئے نیشنل عوامی پارٹی سے سمجھوتے کرلئے۔ آپ نے کہا اگر عوام ری پبلکن پارٹی اور نیشنل عوامی پارٹی کے سمجھوتہ کو ناکام نہ بناتے تو دنیا میں پاکستان کا وقار گر جاتا اور صوبائی عصبیت کو فروغ حاصل ہوتا۔ میری یہ قطعی رائے ہے کہ یونٹ توڑنے کی حمایت پاکستان سے وفاداری کے منافی ہے اسی لئے میں نے وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو کر عوام کے پاس آنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے یہ محسوس کیا ہے۔ کہ عوام متفقہ طور پر یونٹ برقرار رکھنے کے حامی ہیں۔

مسٹر سہروردی نے کہا "مجھے وزارت عظمیٰ کی کوئی پرواہ نہیں۔ صدر نے غیر آئینی طور پر سے مجھے مستعفی ہونے کے لئے مجبور کیا مجھے قومی اسمبلی کا سامنا کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے تھا مجھے یقین تھا کہ یونٹ کے سوال پر قومی اسمبلی میرے موقف کی تائید وحمایت کرے گی۔

طریق انتخاب کے بارے میں مسٹر سہروردی نے کہا۔ کہ جداگانہ انتخاب پاکستان کی اساس نہیں تھے۔ یہ طریق انتخاب نظریہ پاکستان کے منافی تھا۔ جداگانہ انتخاب کے نفاذ کی صورت میں مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچے گا اور وہ ہندوؤں کے رحم وکرم پر رہ جائیں گے۔ جداگانہ انتخاب کے طریقہ سے مشرقی اور مغربی پاکستان کے عوام میں نفرت پیدا ہوگی۔

کچھ سامعین نے جلسہ گاہ میں جداگانہ انتخابات کی حمایت میں نعرے لگائے جلسہ کے بعد ان لوگوں نے مسٹر سہروردی کی کار کو گھیر لیا۔ اور مخلوط انتخاب کے خلاف نعرے لگائے۔

کل شام مقامی طلبہ نے مسٹر سہروردی کے اعزاز میں دعوتیں دیں۔ بار ایسوسی ایشن کے صدر شیخ منشار احمد نے یونٹ کی حمایت میں مسٹر سہروردی کے جرأت مندانہ موقف کا خیر مقدم کیا۔

ماسٹر تارا سنگھ کی کامیابی

نئی دہلی ۵ رنومبر:۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو پھر گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ آپ کو ایک سو ایک ووٹ ملے اور آپ کے حریف سردار پریم سنگھ نے پچتیس ووٹ حاصل کئے۔

پاکستان میں افغانستان کے نامزد سفیر

کراچی ۵ رنومبر:۔ پاکستان میں افغانستان کے نامزد سفیر مسٹر ہاشم خان کل اپنا عہدہ سنبھالنے کے لئے بذریعہ طیارہ کابل سے کراچی پہنچ گئے۔

نیٹو کانفرنس کیلئے تیاریاں

لنڈن ۵ رنومبر:۔ معاہدہ اوقیانوس (نیٹو) کے سیکرٹری جنرل مسٹر پال ہنری سپاک (جو بلجیم کے باشندے ہیں) منگل کے روز یہاں آئیں گے۔ اور برطانیہ کے وزیروں سے بات چیت کریں گے۔ توقع ہے۔ کہ یہ بات چیت زیادہ تر نیٹو کے وزراء کی اس کانفرنس کی تیاریوں پر ہوگی۔ جو دسمبر کے وسط میں پیرس میں ہونے والی ہے۔ کانفرنس میں نیٹو میں شامل ممالک کے اعلیٰ احکام شریک ہوں گے۔ توقع ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور اور برطانوی وزیر اعظم بھی اس میں شرکت کریں گے نیٹو کی آٹھ سالہ تاریخ میں یہ کانفرنس سب سے اہم ہوگی۔

انتخابات نومبر ۵۸ء میں نہ ہوئے تو عوام اپنی انقلابی کونسل قائم کر لیں گے

ری پبلکن لیڈر ڈاکٹر خانصاحب کا بیان

پشاور ۵ نومبر۔ ری پبلکن پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر خانصاحب نے کہا ہے کہ اگر آئندہ سال نومبر میں عام انتخابات نہ ہوئے تو عوام تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لے کر ملک میں انقلاب برپا کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ اس صورت میں عوام اپنی انقلابی کونسل قائم کریں گے تاکہ انقلاب کو مستحکم کیا جا سکے اور سیاسی و اقتصادی پالیسیوں کو نئے قالب میں ڈھالا جا سکے۔

ڈاکٹر صاحب نے ایک انٹرویو میں کہا گزشتہ دس سال سے اقتدار کی سیاسی قیادت نے سازشوں اور جوابی سازشوں کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس سے عوام میں سخت مایوسی پیدا ہوگئی۔ عام انتخابات کی عدم موجودگی میں لوگوں کے پاس امن اور آئینی طور پر اس فرسودہ اور سازشی قیادت سے نجات حاصل کرنے کا کوئی طریقہ باقی نہیں رہا۔ اگر موجودہ قیادت بھی اگلے سال عام انتخابات کرانے میں ناکام رہی تو عوام مایوسی کے عالم میں انقلابی طریقے اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ تاکہ وہ موجودہ قیادت کا تختہ الٹ سکیں۔ اگر سیاسی قائدین نے عوام کی خواہشات کے مطابق عمل نہ کیا تو انہیں اقتدار سے محروم کر دیا جائے گا۔ جس جمہوریت میں عوام اور حکومت کے درمیان خلا ہو وہ بری جمہوریت ہے اور الفاظ کی شعبدہ بازی اسے زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہنے دیگی

صدر مرزا کی حمایت کرتے ہوئے ڈاکٹر خانصاحب نے کہا۔ صدر سکندر مرزا ملک میں واحد شخصیت ہیں جو بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ وہ حقیقی معنوں میں محب وطن ہیں اور پاکستان کی فارغ البالی کے خواہاں ہیں۔ میں پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر صدر مرزا نے محسوس کیا کہ وہ پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے فرائض سے کما حقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تو وہ ایک منٹ کے لئے بھی اپنے عہدہ سے چمٹے نہیں رہیں گے

بیس افراد برف میں گھر گئے

پشاور ۵ نومبر بابوکوٹ سے ۸۶ میل دور دس ہزار فٹ کی بلندی پر برف کا ایک زبردست تودا گرنے سے ایک قافلے کے ۲۰ افراد اور ان کے ساٹھ گدھے چاروں طرف سے گھر کر رہ گئے ہیں۔ یہ لوگ بالاکوٹ سے گلگت جا رہے تھے۔ اس وقت وہاں زبردست برف باری بھی ہو رہی ہے اور دور دور تک برف کی موٹی تہہ جمی ہوئی ہے۔ برف کے تودے نے ان لوگوں کے لئے تمام راستے مسدود کر دیئے ہیں اور اگر انہیں فوری امداد نہ پہنچائی گئی تو اندیشہ ہے کہ تمام لوگ اور ان کے جانور سردی میں ٹھٹھر کر ہلاک ہو جائیں گے۔

اسرائیل میں زلزلہ

لنڈن ۵ نومبر اسرائیلی ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ کل اسرائیل میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے مگر کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

امریکہ میں نیا ایٹمی بجلی گھر

واشنگٹن ۵ رنومبر۔ امریکی ایٹمی کمیشن کے صدر مسٹر لیوس سٹراس ۱۲ نومبر کو لاس انجیلز (کیلیفورنیا) کے قریب امریکہ میں ایٹمی قوت کے ذریعہ بجلی پیدا کرنے والے پہلے نجی کارخانہ کا افتتاح کریں گے۔ مسٹر سٹراس اور کمپنی کے حکام بٹن دبا کر ان کلوں کو حرکت میں لائیں گے جو بجلی پیدا کرنے کے لئے ایٹمی ری ایکٹر سے بجلی گھر کے جنریٹروں میں حرارت پہنچاتے ہیں۔

جوہنسبرگ کی فضا میں عجیب اشیاء کی پرواز

جوہنسبرگ ۵ رنومبر تین دن ہوئے جوہنسبرگ کے اوپر فضا میں کچھ عجیب قسم کی چیزیں جن کی شکل سگار کی سی تھی پرواز کرتی ہوئی گذریں۔ کل پھر ایسا ہی ہوا ان کی رفتار بہت تیز تھی۔ پہلے دن تو جنوبی افریقہ کا ایک لڑاکا ہوائی جہاز ان کے تعاقب میں گیا مگر انہیں پکڑ نہیں سکا۔ کل فوج کے سگنل سکواڈرن کے ایک افسر نے انہیں دیکھا۔

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری اور مکرم مولوی رحمت علی صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ نومبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ نئے علاج کی وجہ سے کسی کسی وقت تکلیف ہو جاتی ہے۔ ورنہ عام حالت اچھی ہے۔ لیکن بیٹھنے کی کوشش میں ابھی کامیاب نہیں ہوئی۔ اور ایک منٹ بھی سیدھا بیٹھا نہیں جا سکتا۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کا میو ہسپتال لاہور میں ۲ نومبر کو اپریشن ہو گیا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالےٰ کامیاب ہو گیا تھا۔ بعد ازاں آپ کی صحت کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

روسی سیارے کی مفید معلومات

ماسکو ۶ نومبر۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے کل رات ایک اعلان میں بتایا۔ کہ روس کے مصنوعی دوسرے سیارے میں جو کتا سارے کرۂ ارضی کے گرد گھوم رہا ہے۔ اس نے اپنے سفر کے پہلے ۲۴ گھنٹے کا وقت قطعی قابل اطمینان اور تسلی بخش حالت میں گزارا۔

اس خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کتے کی نبض، سانس اور خون کے دباؤ کا جو ریکارڈ ۲۴ گھنٹوں میں حاصل کیا گیا۔ اور سیارے کے ریڈیو سے جو دوسری معلومات مبصر سٹیشنوں کو مہیا ہوئی ہیں۔ ان سے

ایک سے دوسرے سیارے تک انسانی سفر کی سہولتوں ضروریات اور کوائف کے متعلق بے حد قیمتی اندازے حاصل ہوتے ہیں۔

شادی کی تقاریب

مورخہ ۲ نومبر ۵۷ء کو منیر الدین احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب آف بورنیو کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گذشتہ سال امینہ بیگم بنت محترم خلیفہ علیم الدین صاحب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ نے پڑھا تھا۔ آج تقریب رخصتانہ میں دیگر بزرگان سلسلہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ازراہ کرم شرکت فرمائی اور دعا فرمائی۔ مورخہ ۳ نومبر کو منیر الدین احمد صاحب کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور دیگر متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے شرکت فرمائی۔

اسی تاریخ کو امۃ المنان قدسیہ بنت مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح مورخہ ۳ نومبر کو بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر رشید احمد صاحب آف پشاور ابن صوبیدار عزیز احمد صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔

اس تقریب میں بھی متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے شرکت فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شادی کی یہ ہر دو تقاریب مبارک کرے۔ آمین

ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں ایک الوداعی تقریب (بقیہ صفحہ ۵)

زندگی ڈھالنی چاہیئے۔

بعدہٗ شیخ عبد الواحد صاحب نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ تہجد کا التزام کیا کریں اور نمازوں کو باجماعت ادا کیا کریں اس کے بعد مولانا ناصر دین صاحب نے طلباء کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُن کی کامیابی کیلئے دعا فرمائی۔

بعدہٗ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے صدارتی تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بطور بنیاد کے ہیں۔ چاہیئے کہ طالب علم ان کو خوب پڑھیں۔ اور توجہ سے پڑھیں۔ اور ان میں سے نوٹ لیا کریں۔ نوٹ لینے سے بھولی ہوئی باتیں بھی ہوں یاد آ جایا کرتی ہیں اور وہ نوٹ بعد میں آپ کو بہت کام دیں گے۔ جو مبلغ بن کر جاتا ہے۔ اُس کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی زندگی پاک صاف رکھے۔ اس طرح سے اس کی تبلیغ کا اچھا اثر ہو گا۔ جس مقام اور کام کو تم نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس مقام کو تم سمجھو۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خریداران خطبہ نمبر

الفضل کا یہ نمبر خریداران خطبہ نمبر کی خدمت میں بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ تا وہ بھی سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جلد از جلد لبیک کہنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ (مینیجر الفضل)

خدام الاحمدیہ راولپنڈی توجہ کریں!

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے قائد کا انتخاب مورخہ ۸ نومبر ۵۷ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ راولپنڈی میں ہو گا۔ جملہ اراکین خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اس انتخاب میں ضرور شامل ہوں۔ کوئی خادم سوائے قبل از وقت رخصت حاصل کر لینے کے غیر حاضر نہ رہے

(قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴